96584 ـ دین والی عورت کون ہے ؟

سوال

میں جوان ہوں اور شادی کرنے کا سوچ رہا ہوں، لیکن میرے کچھ اشکال ہیں بیوی کی تلاش سے قبل میں ان کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں: بیوی کے متعلق یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دین والی عورت کون ہے جس کو اختیار کرنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دلائی ہے ؟
میں یہ جانتا ہوں کہ جتنی بھی عورت عالمہ اور زاہدہ اور متقی اور دعوت دین دینے والی ہو گی اتنا ہی افضل و بہتر ہے لیکن اس سے کم کے متعلق کیا ہے مثلا کوئی عورت فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتی ہو تو کیا اسے بھی دین والی شمار کیا جائیگا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد لی ہے ؟
اور کیا چہرے کا پردہ نہ کرنے والی یا جس کی صرف آنکھیں ننگی ہوں دین والی شمار کی جائیگی ؟
دوسرے معنوں میں یہ کہ: اگر نوجوان کے گھر والوں نے اس کے لیے اگر کوئی ایسی لڑکی اختیار کی جو فرائض کی ادائیگی تو کرتی ہو لیکن چہرے کا پردہ نہیں کرتی تو کیا اسے اس رشتہ سے انکار کرنے کا حق حاصل ہے کیونکہ یہ عورت دین والی نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

دین والی عورت سے نکاح کرنے کی وصیت اور دین والی عورت کون ہے ؟

ا ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین والی عورت سے نکاح کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا:

" عورت کے ساتھ چار اسباب کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے، اس کے مال و دولت کی وجہ سے، اور اس کے حسب و نسب کی بنا پر، اور اس کی خوبصورتی و جمال کی وجہ سے، اور اس کے دین کی بنا پر، چنانچہ تم دین والی کو اختیار کرو تیرا ہاتھ خاک میں ملے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5090) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466).

عبد العظیم آبادی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اور معنی یہ ہے کہ: دین اور مرؤت والی کے لائق ہے کہ ہر چیز میں دین اس کا مطمع نظر ہو، خاص کر اس میں جس میں صحبت طویل ہوتی ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ دین والی کو اختیار کرو جو کہ ایك انتہائی چاہت ہے.

تیرا ہاتھ خاك میں ملے: کہا جاتا ہے ترب الرجل یعنی افتقر یعنی آدمی فقیر ہو گا، گویا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مٹی میں مل جاؤ، یعنی دعاء مراد نہیں بلکہ جدیت پر ابھارا گیا ہے، اور اس امر کی تلاش میں کوشش کرنے کا کہا گیا ہے "

دیکھیں: عون المعبود (6 / 31).

ب ۔ اور دین والی عورت کی صفات کے متعلق گزارش ہے کہ ہمارے لیے بہت ساری صفات کو دیکھنا ممکن ہے جس میں وہ پائی جائیں تو اس عورت پر دین والی عورت ہونا صادق آتا ہے ان صفات میں درج صفات شامل ہیں:

1 ۔ حسن اعتقاد:

یہ ان سب صفات کے اوپر اور پہلی صفت ہے، چنانچہ جو عورت اہل سنت و الجماعت میں سے ہو تو اس نے اپنے اندر دین والی کی سب سے اعلی اور قیمتی صفت ثابت کی، اور جو عورت اہل بدعت اور گمراہ قسم کے لوگوں میں سے ہو تو وہ ان دین والیوں میں شامل نہیں ہوتی جس سے نکاح کی ترغیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دلائی ہے؛ کیونکہ اس کا خاوند پر بھی اثر ہو گا اور اس کی اولاد پر بھی یا پھر دونوں پر ہی اثرانداز ہو سکتی ہے.

2 ۔ خاوند کی اطاعت اور جب خاوند کوئی کام کہے تو اس کی مخالفت نہ کرنا:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسم سے دریافت کیا گیا:

کونسی عورت بہتر اور اچھی ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ عورت جب خاوند اسے دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے، اور جب حکم دے تو اس کی اطاعت کرے، اور اپنے مال اور نفس میں کوئی ایسی مخالفت نہ کرے جو خاوند کو ناپسند ہو"

سنن نسائی حدیث نمبر (3131) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ ایك صالح عورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر اور اچھائی کی تین عظیم صفات جمع کر دیں اور وہ یہ ہیں:

پہلی:

جب خاوند اسے دیکھے تو اپنے دین اور اخلاق اور معاملات اور مظہر و لباس سے خوش کر دے.

دوسری:

جب وہ گھر سے غائب اور سفر میں ہو تو وہ اپنی عفت و عصمت اور عزت اور خاوند کے مال کی حفاظت کرے.

تیسری:

جب خاوند اسے حکم دے تو وہ اس کی اطاعت دے جبکہ وہ حکم نافرمانی کا نہ ہو.

3 - ایمان اور دین میں خاوند کی معاونت کرے، اور اسے نیکی و اطاعت کا حکم کرنے والی ہو، اور حرام کاموں سے روکے.

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سونے اور چاندی کے بارہ میں آیات نازل ہوئیں تو صحابہ کرام نے عرض کیا: تو پھر ہم کونسا مال رکھیں ؟

عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: اس کے متعلق تمہارے لیے میں دریافت کرتا ہوں، چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جا لیا اور ان سے ملے تو میں بھی ان کے پیچھے تھا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کونسا مال رکھیں ؟

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے ایك شکر کرنے والا دل رکھے، اور ذکر کرنے والی زبان، اور مومن بیوی جو اسے آخرت کے معاملات

میں تعاون کرنے والی ہو "

سنن ترمذی حدیث نمبر (3094) ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، اور ترمذی کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

" اور وہ اس کے ایمان میں معاونت کرنے والی ہو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1856) اوپر والے الفاظ ابن ماجہ کے ہیں اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مبارکپوری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور مومن بیوی جو اس کے ایمان میں معاونت کرنے والی ہو "

یعنی اس کے دین میں معاونت کرے، اسے نماز یاد دلائے اور روزہ کے متعلق کہے اور اس کے دوسری عبادات کی بھی ترغیب دلائے، اور اسے زنا اور باقی حرا اشیاء سے روکے.

دیکھیں: تحفۃ الاحوذی (8 / 390).

4 - وہ عورت نیك و صالح ہو اور نیك و صالح عورت کی صفات میں شامل ہے کہ وہ اپنے پروردگار کی مطیع ہو، اور اپنے خاوند کے مالی اور جانی حقوق ادا کرنے والی ہو چاہے خاوند غائب بھی ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تو نیک و صالح اور فرمانبردار عورتیں، خاوند کی عدم موجودگی میں بہ حفاظت الہی نگہداشت رکھنے والیاں ہیں النساء (34).

شیخ عبد الرحمن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

فالصالحات قانتات : یعنی اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والیاں.

حافظات للغیب : یعنی اپنے خاوندوں کی اطاعت کرنے والیاں، حتی کہ عورت خاوند کے غیب ہونے کے وقت بھی اپنے آپ کی حفاظت کرے، اور خاوند کے مال کی بھی حفاظت کرے، اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ان کی

حفاظت فرمائی اور انہیں توفیق دی ہے نہ کہ یہ ان کی اپنی جانب سے ہے، کیونکہ نفس اور جان تو برائی کی طرف مائل کرنے اور ابھارنے والا ہے لیکن جو اللہ پر توکل کرے اللہ اس کے ہم و غم میں اور اس کے دین و دنیا کے معاملات میں کافی ہو جاتا ہے.

دیکھیں: تفسیر السعدی (177).

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" چار اشیاء سعادت میں شامل ہوتی ہیں: نیك و صالح عورت، اور وسیع رہائش، اور نیك و صالح پڑوسی، اور آرام دہ سواری.

اور چار اشیاء شقاوت و بدبختی میں شامل ہوتی ہیں: برا پڑوسی، اور بری عورت، اور تنگ رہائش، اور بری سواری "

اسے ابن حبان نے صحیح ابن حبان حدیث نمبر (1232) میں روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (282) اور صحیح الترغیب حدیث نمبر (1914) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نیك و صالح بیوی وہ ہے جو اپنے نیك و صالح خاوند کی صحبت میں بہت سال بسر کرتی ہے، اور یہ وہی متاع اور سامان ہے جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" دنیا کا بہترین مال و متاع مومن عورت ہے، اگر تم اسے دیکھو تو تجھے اچھی لگی اور خوش کر دے، اور اگر تم اسے حکم دو تو وہ تمہاری اطاعت کرے، اور اگر تم اس کے پاس نہ ہو تو وہ اپنے نفس و عزت کی اور آپ کے مال کی حفاظت کرے "

اور یہی وہ عورت ہے جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جب مہاجر صحابہ نے دریافت کیا کہ ہم کونسا مال رکھیں تو آپ نے فرمایا:

" ذکر کرنے والی زبان، اور شکر کرنے والا دل، اور نیك و صالح بیوی جو تمہارے ایمان میں آپ کی معاونت کرنے والی ہو "

اسے امام ترمذی نے سالم بن ابی جعد عن ثوبان کے طریق سے روایت کیا ہے.

اور اس بیوی کی جانب سے محبت و مودت اور مہربانی حاصل ہو جس کا اللہ عزوجل نے اپنی کتاب عزیز قرآن مجید میں بطور احسان ذکر کیا ہے، چنانچہ اس عورت کے لیے بعض اوقات خاوند سے جدائی کی تکلیف موت سے بھی زیادہ ہو، اور وہ اسے مال کھو جانے اور وطن کی جدائی سے بھی زیادہ محسوس کرے، خاص کر اگر ان دونوں میں کوئی تعلق ہو، یا پھر ان کے بچے اور اولاد ہوں جو جدائی اور علیحدگی کی حالت میں ضائع ہو جائیں اور ان کی حالت خراب ہو "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (35 / 299).

5 - حسن ادب اور علم رکھنے والی ہو:

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تین قسم کے افراد کے لیے ڈبل اجر ہے: ايك وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو اور اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور پھر محمد صلی پر بھی ایمان لایا، اور وہ غلام جو اللہ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے مالك کا بھی حق ادا کرتا ہو، اور وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو اور وہ اس کی اچھی تربیت کرے اور اچھا ادب سکھائے، اور اس کو تعلیم دی اور اچھا علم سکھائے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اسے ڈبل اجر ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (97) صحیح مسلم حدیث نمبر (154).

اور مبارکپوری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" فادبها " یعنی اس نے اسے اچھی خصلتیں سکھائیں جو خدمت کے آداب میں سے ہیں؛ کیونکہ ادب یہ ہے کہ: اٹھنے بیٹھنے کے حالات کی عادات اچھی ہوں، اور اخلاق بھی اچھا ہو.

فاحسن ادبها: بخاری و مسلم کی روایت میں ہے: فاحسن تادیبها " اور " احسان تادیبها " کہ اسے رفق و نرمی اور لطف کی تعلیم دی، اور شیخین کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اور اسے تعلیم دی تو اسے اچھی اور بہتر تعلیم دی "

دیکھیں: تحفة الاحوذی (4 / 218).

6 ۔ اطاعت و فرمانبرداری کرنا اور حرام کردہ اشياء سے اجتناب کرنا:

اور يہ " دين والی ہو " کے معنی ميں شامل ہے جو صحيح حديث ميں وارد ہے جس حديث کا ہم جواب کی ابتدا ميں ذکر کر چکے ہيں.

خطيب شربينی شافعی رحمہ اللہ کہتے ہيں:

" يہاں دين سے مراد اطاعت و فرمانبرداری اور نيك و صالح اعمال اور حرام کاموں سے اجتناب اور عفت و عصمت ہے.

ديکھيں: المغنی المحتاج (3 / 127).

بلکہ جس عورت ميں واجبات و فرائض پر عمل اور اللہ کی طرف سے حرام کردہ امور سے اجتناب کر کے اپنے پروردگار کی اطاعت، اور اپنے خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری دونوں چيزيں جمع ہوں تو اس عورت کو نبی کريم صلی اللہ عليہ وسلم نے جنت ميں داخل ہوتے وقت بہت بلند عزت و تکريم کی خوشخبری سنائی ہے.

حديث ميں ہے کہ نبی کريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب عورت نماز پنجگانہ کی پابندی کرتی ہو، اور رمضان کے روزے رکھتی ہو، اور اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کرتی ہو، اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو اسے کہا جائيگا تم جس دروازے سے چاہو جنت ميں داخل ہو جاؤ "

مسند احمد حديث نمبر (1664) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحيح الترغيب ميں اسے حسن لغيرہ کہا ہے، اور اسی طرح مسند احمد کی تخريج ميں شيخ ارناؤوط نے بھی.

7 ۔ وہ عورت عابدہ و زاہدہ اور روزے رکھنے والی ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اگر وہ (پيغمبر) تمہيں طلاق دے ديں تو بہت جلد انہيں کا رب تمہارے بدلے تم سے بہتر بيوياں عنائت فرمائيگا، جو اسلام والياں، ايمان والياں، اللہ کے حضور جھکنے والياں، توبہ کرنے والياں، عبادت بجا لانے والياں، روزے رکھنے والياں ہونگی بيوہ اور کنوارياں التحريم (5).

بغوى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

ان يبدلہ ازواجا خيرا منكن مسلمات :

جو اطاعت كر كے اللہ كے سامنے جھكنے اور عاجزى كرنے والياں ہونگى.

مومنات : اللہ كى توحيد كى تصديق كرنے والياں ہونگى.

قانتات : اطاعت كرنے والياں، اور يہ بھى كہا گيا ہے كہ: دعوت دينے والياں، اور يہ بھى كہا گيا ہے: نماز ادا كرنے والياں.

سائحات : روزے ركھنے والياں، اور زيد بن اسلم كہتے ہيں: ہجرت كرنے والياں، اور ايك قول يہ بھى ہے: جہاں وہ جائيں ان كے ساتھ جانے والياں.

ديكھيں: تفسير البغوى (8 / 168).

اس پتہ چل جاتا ہے كہ كلمہ " دين " ايك جامع كلمہ ہے جو عبادات كى سب اقسام اور اطاعت كى ہر قسم كو شامل ہے، اور اس ميں سب اخلاق و شمائل و عادات شامل ہوتى ہيں، يہاں ايك تنبيہ كرنا ضرورى ہے كہ:

اوپر ہم جو اوصاف و افعال بيان كيے ہيں ان ميں سب عورتيں ايك جيسى نہيں، بلكہ ان ميں درجات ہيں كسى ميں كم اور كسى ميں زيادہ جيسا كہ سب كو معلوم بھى ہے اور مشاہدہ بھى كيا گيا ہے، اس ليے عورت جتنى زيادہ شرم و حياء والى اور جتنى زيادہ علم و عبادت والى ہو گى وہ زيادہ قريب ہے كہ اسے نكاح كے ليے اختيار كيا جائے.

بہر حال دين والى عورت وہ ہے جو آدمى كے دين كى حفاظت كرے، اور اس كى آخرت ميں معاونت كرنے والى ہو، اور جب خاوند اسے ديكھے تو اسے خوش كر دے، اور جب خاوند غائب ہو تو اس كے مال اور اپنى عزت و عصمت كى حفاظت كرے، اور اس كى اولاد كى اچھى اور بہتر تربيت كرے.

اور اگر كسى دين والى لڑكى كا رشتہ ہو ليكن وہ خوبصورت نہيں تو اس مسئلہ كو سمجھنے كے ليے اور اس سوال كے جواب كى تكميل كے ليے آپ سوال نمبر (83777) كے جواب كا مطالعہ كريں.

واللہ اعلم .